بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم بشپ جان جوزف اور ایکشن کمیٹی فیصل آباد کی جانب سے "ورلڈ کرکٹ کپ - ۱۹۹۶ء" میں پاکستانی ٹیم کی شکست پر حسبِ ذیل بیان جاری کیا گیا۔

کیا بنگلور میں پاکستان کو شکست ہوئی؟ کیا وہاں پاکستانی کرکٹ ٹیم ہاری؟ بالکل نہیں، بلکہ وہاں اس ٹیم کو شکست ہوئی، جو صرف اور صرف ایک مخصوص ٹولہ کی نمائندگی کرتی تھی۔ اگر وہ ٹیم پاکستانی ہوتی تو اس میں کوئی نہ کوئی کھلاڑی پاکستانی اقلیّت کا بھی ہوتا۔ اس ٹیم میں نہ تو کوئی مسیحی تھا، نہ ہندو، نہ پارسی، تو یہ ٹیم وطنِ عزیز پاکستان کی نمائندگی نہیں کر سکتی۔ چند سال کی بات ہے، قومی اسمبلی کے ایک اجلاس میں ایک مسیحی رکن نے اپنی تقریر دعا سے شروع کی تو ایک مسلم رکن نے اعتراض کیا کہ یہاں صرف اسلامی دعا ہو سکتی ہے، کیونکہ یہ اسلامی اسمبلی ہے تو مسیحی رکن نے جواب دیا کہ یہ اسمبلی پاکستانی ہے، اسلامی نہیں، کیونکہ اس میں مسیحی، ہندو اور پارسی ارکان بھی شامل ہیں۔ اس لیے ہم کسی ایسی ٹیم کو نہ پاکستانی مانتے ہیں اور نہ ہی قومی، جس میں اقلیّتوں کا کوئی کھلاڑی بھی شامل نہ ہو۔

بنگلور میں کھیلنے والی بھارتی ٹیم ہی کو لیجیے، اس ٹیم کی کپتانی بھارت کا ایک اقلیّتی کھلاڑی کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اتحاد پسند ہے، رواداری پسند ہے اور اخوّت و محبت پسند ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو صرف ایک ہی مذہب پسند ہوتا تو وہ دوسرے مذاہب کو پیدا نہ ہونے دیتا، کیونکہ اس کے حکم کے بغیر تو ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔

یہ مخصوص ٹولہ جس کے قبضہ میں کھلاڑیوں کا انتخاب ہے، اس سے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ کیا پورے پاکستان میں اور پاکستان کے چاروں صوبوں میں کوئی مسیحی، ہندو یا پارسی نوجوان اس قابل ہی نہیں کہ اسے قومی ٹیم میں شامل کیا جائے؟ بنگلور کی ذلّت آمیز شکست سے ہم نے یہ سبق سیکھ لیا ہے کہ اگر اب بھی ہم اپنی زبان بند رکھیں گے تو ہم اپنے وطنِ عزیز سے اپنی محبت اور عقیدت کا تقاضا پورا نہیں کریں گے، اس لیے ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ آئندہ ہم کسی بھی ٹیم کو اس وقت تک قومی نہیں مانیں گے، جب تک اس میں اقلیّتوں میں سے کوئی نہ کوئی کھلاڑی شامل نہ ہو اور ہم کسی ایسی ٹیم کو

پاکستانی پرچم استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے، کیونکہ ہمارے پرچم میں سفید حصّہ بھی اتنا ہی قابلِ احترام ہے جتنا کہ سبز حصّہ، اور اگر کسی مخصوص ٹولہ کی ترتیب دی ہوئی ایسی ٹیم نے وطنِ عزیز پاکستان کی نمائندگی کرنے کی جسارت کی تو ہم اخبارات، بینرز اور پوسٹرز کے ذریعے تمام دنیا کو بتائیں گے کہ یہ ٹیم ایک ٹولہ کی ہے، وطنِ عزیز پاکستان کی نہیں! اس بہت بڑی ناانصافی کو دور کرنے کے لیے یہ ہمارا پہلا قدم ہوگا۔

محترم جان جوزف فیصل آباد ڈایوسس کے بشپ ہیں اور اس طرح پاکستان کے کیتھولک چرچ میں اُن کا ایک مذہبی مقام ہے، مگر اپنے ہم منصب دیگر بشپوں (بشمول آرچ بشپ آف لاہور) کی نسبت وہ وطنِ عزیز کی کیتھولک مسیحی سیاست میں ہمیشہ زیادہ فعّال رہے ہیں۔ اُن کی سوچ اور لہجہ بالعموم ایک احتجاج پسند سیاست دان کا رہا ہے اور یہی بات مذکورہ بالا بیان میں نمایاں ہے۔ اگرچہ بیان میں غیر مسیحی اقلیتوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے، مگر ہم نہیں سمجھتے کہ یہ بیان کیتھولک برادری کا نمائندہ بیان ہے، چہ جائیکہ اسے پاکستان کی جُملہ اقلیتوں کا موقف قرار دیا جائے۔

محترم بشپ صاحب کی یہ منطق کچھ عجیب ہے کہ پاکستان کی قومی کرکٹ ٹیم اس لیے قومی نہیں کہ اس میں کوئی اقلیتی کھلاڑی شامل نہیں تھا۔ کیا کرکٹ ٹیم کے کھلاڑی وطنِ عزیز کے شہری نہ تھے؟ اور جب ۱۹۹۲ء میں قومی کرکٹ ٹیم نے کسی اقلیتی کھلاڑی کی شمولیت کے بغیر ورلڈ کپ جیتا تھا تو کیا وہ پاکستان کا اعزاز نہ تھا؟ محترم بشپ صاحب رواداری کا درس دیتے نہیں تھکتے، مگر سوچ سے لے کر الفاظ کے انتخاب تک اُن کے ہاں جس چیز کی سب سے زیادہ کمی ہے، وہ یہی رواداری ہے۔

کرکٹ ٹیم کے چناؤ میں اہلیت اور کارکردگی ہی واحد معیار ہے، اور اگر کوئی اقلیتی کھلاڑی اس معیار پر پورا اُترتا ہے تو اُسے ٹیم میں شامل کیا جانا چاہیے، اور اگر اس کڑے معیار پر کوئی پورا نہیں اُتر سکتا تو کیا اسے محض اس لیے ٹیم میں لے لیا جائے کہ وہ مسیحی، ہندو یا پارسی ہے؟ محترم بشپ صاحب جس رُخ پر جانا چاہتے ہیں، یہ نہ تو وطنِ عزیز کی کوئی خدمت ہوگی، نہ اقلیتوں کی اور نہ کرکٹ کے کھیل ہی کی۔

ابھی حال ہی میں قومی کرکٹ ٹیم پہلے سنگر کپ کھیلنے ہانگ کانگ گئی اور پھر شارجہ کپ کے میچوں میں حصّہ لینے کے لیے اس نے عرب امارات کا دورہ کیا۔ ایک جگہ جیتی اور دوسری جگہ سے ناکام واپس آئی، مگر اچھا ہوا کہ کہیں احتجاجی بینرز اور پوسٹرز کو پذیرائی حاصل نہ ہوئی جن کی دھمکی محترم بشپ صاحب اور اُن کے ساتھیوں نے دے رکھی ہے۔

محترم بشپ صاحب اس حقیقت سے بے خبر نہیں کہ دکھاوے کے لیے کسی ملک کی طرف سے ایک اقلیتی کھلاڑی کو اپنی قومی کرکٹ ٹیم میں شامل کر لینا اس بات کی ضمانت نہیں کہ اقلیتوں

کے حقوق محفوظ ہیں۔ بنگلور میں پاکستان کے مقابلے میں جیتنے والی جس ٹیم کی محترم بشپ صاحب تعریف کر رہے ہیں، اس کی یہ ساخت "بابری مسجد" کو شہید ہونے سے بچا سکی ہے اور نہ اس سے کشمیر جنت نظیر میں بے گناہوں کے بہتے ہوئے خون میں کوئی کمی آئی ہے۔ پاکستان کی موجودہ قومی کرکٹ ٹیم میں کوئی اقلیتی کھلاڑی تو نہیں، مگر اقلیتوں کی جان و مال اور عزت و آبرو بحیثیت مجموعی اتنی ہی محفوظ و مامون ہے جتنی کسی عام مسلمان پاکستانی کی ہے۔